۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

محمد حسن فاروقی

پہلی بات : حضرت علیؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ دین کو پہلے پہل قبول کرنے والوں میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی سادہ زندگی، سخاوت، جرأت، انصاف اور علم و دانائی اسلامی تاریخ میں مشہور ہے۔ اِس سبق میں حضرت علیؓ کی زندگی کے بعض نہایت اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جان پہچان : محمد حسن فاروقی ۲؍دسمبر ۱۹۴۱ء کو ایولہ (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ مالیگاؤں میں درس وتدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد وہ بھیونڈی میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ وہ 'بال بھارتی' اُردو لسانی کمیٹی (پونہ) کے فعال رکن اور ایک عرصے تک تعلیمی رسالے 'آموزگار' (جلگاؤں) کے نائب مدیر بھی رہے۔ تعلیمی موضوعات پر ان کے کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ 'تعلیمی منظرنامہ' اور 'میرے علمی وادبی رہنما' ان کی تصانیف ہیں۔ ۹؍جولائی ۲۰۲۰ء کو مالیگاؤں میں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ اُن کے والد ابوطالب کا شمار مکّے کے ذی اثر لوگوں میں ہوتا تھا۔ بچپن ہی سے حضرت علیؓ حضورؐ کی تربیت میں رہے۔ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت حضرت علیؓ نے حاصل کی۔ اس وقت اُن کی عمر مشکل سے آٹھ دس برس کی تھی۔

ایک مرتبہ قریشِ مکّہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت قتل کر دینے کی سازش کی۔ آپؐ کو اس سازش کا علم ہوگیا۔ حضورؐ کے پاس مکّے کے لوگوں کی امانتیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس رات آپؐ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ سے سونے کے لیے کہا اور اللہ کے حکم سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ آپؐ نے جاتے وقت حضرت علیؓ کو ہدایت کی کہ وہ مکہ والوں کو اُن کی امانتیں لوٹا کر مدینہ آجائیں۔ اس رات حضرت علیؓ حضورؐ کے بستر پر بے خوف وخطر گہری نیند سو گئے۔ قریشِ مکّہ نے جب آپؐ کے بستر پر حضرت علیؓ کو پایا تو انھیں سخت مایوسی ہوئی۔ وہ غصّے میں واپس لوٹ گئے۔ بعد میں حضرت علیؓ نے لوگوں کی امانتیں لوٹائیں اور مدینہ ہجرت کی۔ ہجرت کے دوسرے سال اللہ کے رسولؐ نے اپنی بیٹی بی بی فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا۔

حضرت علیؓ نے بچپن ہی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ رسول اکرمؐ کی جانب سے جو خطوط روانہ کیے جاتے تھے، اُنھیں اکثر حضرت علیؓ لکھا کرتے تھے۔ انھیں تقریر و خطابت کا خداداد ملکہ حاصل تھا۔ حضرت علیؓ میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ اُن کی بہادری اور جنگی صلاحیت سے ہر خاص و عام واقف تھا۔ خیبر کی جنگ میں اُنھوں نے بے مثال شُجاعت کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے خیبر کا قلعہ فتح ہوا۔

حضرت علیؓ صائب الرّائے تھے۔ کوئی تنازعہ آ پڑتا تو ایسا فیصلہ کرتے کہ لوگ دنگ رہ جاتے۔ دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے کی صلاحیت حضرت علیؓ میں ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کو جب کوئی مشکل معاملہ پیش آتا تو وہ حضرت علیؓ سے مشورہ کرتے تھے۔

حضرت علیؓ کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کا استغنا اور دنیا سے بے رغبتی ہے۔ عیش و آرام کے تمام اسباب ان کے قدموں میں تھے۔ حکومت کے پورے اختیارات اور مال و دولت کے سارے وسائل انھیں حاصل تھے۔ لوگوں کی طرف سے تعظیم و تکریم میں کمی نہ تھی اور نہ کوئی ان کا محاسبہ کرسکتا تھا، پھر بھی وہ دنیا کے عیش و آرام اور تکلّفات سے بالکل ہی بے نیاز رہے۔

ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا تو اس سے یوں مخاطب ہوئے، "تیری خوشبو اچھی ہے، رنگ حَسین ہے، تو لذیذ ہے مگر میں نہیں چاہتا کہ نفس کو ایسی چیز کا عادی بنالوں جس کا وہ اب تک عادی نہیں ہے۔" ایک بار وہ اپنے گھر سے ایسی حالت میں نکلے کہ ایک تہبند باندھے ہوئے اور ایک چادر سے جسم ڈھکے ہوئے تھے۔ تہبند کے کپڑے کو ایک معمولی کپڑے سے کمر بند کی طرح باندھ رکھا تھا۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ اس لباس میں آپ کس طرح رہتے ہیں تو فرمایا، "میں یہ لباس اس لیے پسند کرتا ہوں کہ یہ نمائش سے بہت دور اور نماز میں آرام دہ ہے۔"

حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسندِ خلافت سنبھالی۔ اُن کا بیشتر وقت خلافت کے کاموں میں صرف ہوتا تھا۔ وہ نماز میں لوگوں کی امامت کرتے، اُنھیں دین کی باتیں سمجھاتے، اُن کی خیریت دریافت کرتے، اُن کے کاروبار کے بارے میں پوچھتے، بازاروں کا گشت لگاتے اور خرید و فروخت کرنے والوں کی نگرانی کرتے تھے۔

اس زمانے میں خلیفہ اپنے زیرِ نگیں علاقوں کے لیے عامل مقرر کرتے تھے۔ بحیثیت خلیفہ حضرت علیؓ ان کی کارروائیوں پر کڑی نظر رکھتے تھے۔ کبھی کبھی معائنہ کرنے والوں کو اچانک بھیجتے کہ وہ جا کر دیکھیں کہ عوام کے ساتھ عُمّال کا سلوک کیسا ہے اور اُن کے بارے میں عوام کی رائے کیا ہے؟ حضرت علیؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں بیت المال کی امانت داری کا پورا حق ادا کیا۔ بیت المال میں جتنا مال آتا تھا، سب تقسیم کردیتے تھے۔ وہ تقسیم میں اپنے کسی رشتے دار یا عزیز کو کبھی ترجیح نہیں دیتے تھے۔ اکثر بیت المال کا تمام اندوختہ تقسیم کرکے دو رکعت نماز ادا کرتے۔

حضرت علیؓ نہایت سخی تھے۔ کبھی کوئی سائل اُن کے دروازے سے مایوس نہ لوٹتا۔ وہ خود بھوکے رہ جاتے لیکن کسی بھوکے کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتے تھے۔ بڑی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ کپڑے پھٹ جاتے تو خود سی لیتے۔ جوتی پھٹ جاتی تو اُس کی مرمّت کرلیتے۔ ان کے گھر میں کوئی خادمہ نہیں تھی۔ بی بی فاطمہؓ گھر کا سارا کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں۔ خلافت کے زمانے میں بھی حضرت علیؓ کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ مسلمانوں کا جلیل القدر خلیفہ ایک عام آدمی کی طرح زندگی بسر کرتا تھا۔

حضرت علیؓ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی چیز خریدنی ہوتی تو بازار میں ایسے دکان دار کو تلاش کرتے جو اُنھیں پہچانتا نہ ہو اور اسی سے سودا لیتے تھے۔ اُنھیں یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی دکان دار ان کے امیر المومنین ہونے کی وجہ سے سودے میں انھیں رعایت دے۔ ایک دفعہ کپڑا خریدنے نکلے۔ اُن کا غلام قنبر ساتھ تھا۔ اُنھوں نے دو موٹی موٹی چادریں خریدیں پھر قنبر سے کہنے لگے، "ان میں سے جو تمھیں پسند ہو، لے لو۔" ایک چادر اُس نے لی اور دوسری حضرت علیؓ نے اوڑھ لی۔ خلیفہ کا اپنے غلام کے ساتھ یہ حسنِ سلوک دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ کی کھوئی ہوئی زِرہ ایک یہودی کو مل گئی۔ وہ زرہ کو اپنی ملکیت بتانے لگا اور حضرت علیؓ کو زرہ واپس کرنے سے اس نے انکار کردیا۔ خلیفہ ہونے کے باوجود حضرت علیؓ مدعی بن کر خود قاضیِ شریعت کی عدالت میں حاضر ہوئے اور اپنی گواہی میں

اپنے فرزند حضرت حسنؓ اور اپنے غلام قنبر کو پیش کیا۔ قاضی نے اُن دونوں کی شہادت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بیٹے کی گواہی باپ کے لیے اور غلام کی گواہی آقا کے لیے نا قابلِ قبول ہے۔ خلیفۂ وقت مقدمہ ہار گئے۔ اس بے مثال انصاف کا یہودی کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اس کو اپنے کیے پر سخت شرمندگی ہوئی۔ عدالت سے باہر نکل کر اس نے کہا، ”آپ کی صداقت میں کوئی شک نہیں، یہ زرہ آپ ہی کی ہے۔“ اور زِرہ حضرت علیؓ کو لوٹا دی۔

حضرت امیر معاویہؓ نے ایک بار حضرت علیؓ کے ایک ساتھی ضرار اسدیؓ سے کہا کہ مجھ سے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرو۔ اُنھوں نے انتہائی جامع انداز میں حضرت علیؓ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہا، ”وہ بہت بلند حوصلہ اور نہایت قوی تھے۔ فیصلہ کن بات کہتے تھے۔ ان کے انصاف سے ہر کوئی مطمئن ہو جاتا۔ وہ علم کا سرچشمہ تھے۔ بہت زیادہ غور و فکر کرنے والے تھے۔ معمولی لباس اور سادہ کھانا پسند کرتے تھے۔ وہ ہم میں بالکل ہماری طرح رہتے تھے۔ اہلِ دین کی عزّت کرتے اور غریبوں کو عزیز رکھتے تھے۔“

یہ سن کر حضرت امیر معاویہؓ رو پڑے اور فرمایا، ”خدا کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔“

ایک دن حضرت علیؓ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ ایک شقی القلب شخص عبد الرحمٰن بن مُلجم نے زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے وار کر کے انھیں زخمی کر دیا۔ اس زخم سے حضرت علیؓ جانبر نہ ہو سکے اور ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو ترسٹھ سال کی عمر میں انھوں نے شہادت پائی۔

معانی و اشارات

- ذی اثر – اثر رکھنے والا
- سعادت – خوش نصیبی
- خداداد – خدا کا دیا ہوا
- ملکہ حاصل ہونا – مہارت حاصل ہونا، قدرت حاصل ہونا
- صائب الرّائے – صحیح رائے دینے والا
- زیرنگیں – زیرِ اقتدار
- عامل – عمل کرنے والا (جمع عُمّال) یہاں مراد گورنر (نگراں)
- ترجیح – فوقیت، اوّلیت
- اندوختہ – جمع کی ہوئی پونجی، مراد مال و دولت
- سائل – سوال کرنے والا، مانگنے والا
- زِرہ – جنگ میں پہنی جانے والی پوشاک جو فولادی چھلوں اور تاروں سے بنی ہوتی ہے۔
- مدّعی – دعویٰ کرنے والا، دعویدار
- قاضیِ شریعت – اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے والا منصف
- شہادت – گواہی، اللہ کی راہ میں جان قربان کرنا
- جامع – کامل، بھرپور
- عزیز رکھنا – پسند کرنا، دوست سمجھنا
- شقی القلب – سنگ دل، ظالم
- جانبر نہ ہونا – زندہ نہ بچنا

سبق کا مطالعہ کرکے شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

حضرت علیؓ

والد	بیوی	فرزند	غلام	ساتھی	قاتل

درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

	حضرت علیؓ کا حضورؐ سے رشتہ	

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ قریشِ مکہ نے کیا سازش کی؟
۲۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو کیا ہدایت کی؟
۳۔ رسولِ اکرمؐ کی جانب سے جو خطوط روانہ کیے جاتے تھے، اُنھیں کون لکھا کرتا تھا؟
۴۔ حضرت علیؓ کو صائب الرائے کیوں کہا جاتا تھا؟
۵۔ حضرت علیؓ کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے کیا تھی؟
۶۔ حضرت علیؓ کی سب سے نمایاں خصوصیت کون سی تھی؟
۷۔ حضرت علیؓ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا تو آپؓ نے کیا کہا؟
۸۔ حضرت علیؓ کبھی کبھی معائنہ کرنے والوں کو کیوں بھیجتے تھے؟
۹۔ حضرت علیؓ کی شہادت کب ہوئی؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ حضرت علیؓ نے بیت المال کی امانت داری کس طرح کی؟
۲۔ حضرت علیؓ اجنبی دکاندار سے سودا کیوں خریدتے تھے؟
۳۔ حضرت علیؓ قاضی شریعت کی عدالت میں اپنی زرہ کا مقدمہ کیوں ہار گئے؟
۴۔ حضرت علیؓ کی شہادت کا واقعہ بیان کیجیے۔
۵۔ حضرت علیؓ بے خوف اور بہادر تھے۔ سبق کی مدد سے اس بیان کو واضح کیجیے۔

مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کیجیے۔
۲۔ حضرت علیؓ کے ساتھی ضرار اسدی نے آپؓ کی کون سی خوبیاں بیان کیں؟

”حضرت علیؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔“ اس بیان سے متعلق سبق سے جملے تلاش کرکے لکھیے۔

حضرت علیؓ اور یہودی کے درمیان مقدمے کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

حضرت علیؓ کی بیت المال کی امانت داری اور سائل سے سلوک کے متعلق خاکے کی مناسبت سے دو مکمل جملے لکھیے۔

امانت داری	حضرت علیؓ	سلوک

مناسب متبادل کی مدد سے خانہ پُری کیجیے۔

۱۔ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی .... حضرت علیؓ نے حاصل کی۔
(سعادت ، نعمت ، عزّت)
۲۔ قریشِ مکہ نے جب آپؐ کے بستر پر حضرت علیؓ کو پایا تو انھیں سخت............. ہوئی۔
(حسرت ، حیرت ، مایوسی)
۳۔ بیت المال سے مال کی تقسیم میں اپنے کسی رشتے دار یا عزیز کو کبھی............. نہیں دیتے۔
(اہمیت ، فوقیت ، ترجیح)
۴۔ حضرت علیؓ کو جب کوئی چیز خریدنی ہوتی تو بازار میں ایسے دکان دار کی تلاش کرتے جو انھیں .... نہ ہو۔
(جانتا ، پہچانتا ، مانتا)
۵۔ حضرت علیؓ .... بن کر خود قاضیِ شریعت کی عدالت میں حاضر ہوئے۔
(گواہ ، مدعی ، داعی)

➤ حضرت علیؓ کا اپنے غلام قنبر کے ساتھ رویے کے بارے میں واقعہ لکھیے۔

بول چال

➤ درج ذیل کے لیے ایک لفظ لکھیے۔

ا۔ امانت سنبھالنے والا ← ☐
۲۔ شہادت دینے والا ← ☐
۳۔ سوال کرنے والا ← ☐
۴۔ مسندِ خلافت سنبھالنے والا ← ☐
۵۔ کسی چیز کا دعویٰ کرنے والا ← ☐
٦۔ اپنے علاقے کی عوام کی نگرانی کرنے والا ← ☐
۷۔ اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے والا ← ☐
۸۔ ہجرت کرنے والا ← ☐
۹۔ صحیح رائے دینے والا ← ☐

➤ دیے ہوئے الفاظ کے واحد یا جمع لکھیے۔

	تقریر	خطبہ		عامل	خادم	
خطوط			اقوال			مومنین

تلاش و جستجو

ا۔ اسکول کی لائبریری سے حضرت علیؓ کی سیرت کی کوئی کتاب حاصل کرکے پڑھیے اور اس کے کسی ایک واقعے کو مختصراً بیان کیجیے۔

۲۔ 'جنگِ خیبر' سے متعلق کوئی واقعہ تحریر کیجیے۔

NLE1QG

آئیے، زبان سیکھیں

حروفِ قمری/حروفِ شمسی

ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے:

ا۔ عبدالماجد نے عبدالرشید کو آواز دی۔

۲۔ ابوالکلام آزاد نے 'لسان الصدق' نامی اخبار جاری کیا۔

۳۔ 'ابن الوقت' اور 'توبۃ النصوح' ڈپٹی نذیر احمد کی مشہور کتابیں ہیں۔

ان جملوں میں الفاظ عبدالماجد/ ابوالکلام/ ابن الوقت کو جب ہم ادا کرتے ہیں تو ان میں لکھے جانے والے حروف 'ال' کی 'ل' کو ادا کیا جاتا ہے یعنی اس طرح: عبدل ماجد/ ابُل کلام/ اِبنُل وقت۔

عربی حروفِ تہجی میں ایسے چودہ حروف ہیں جن سے بننے والے لفظوں سے پہلے 'ال' آئے تو 'ل' کو ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے ان لفظوں میں:

ربیع الاوّل، سحرالبیان، عبدالجلیل، ذی الحجہ، ابوالخیر، بیت العلوم، بالغیب، بحر الفصاحت، ترجمان القرآن، ابو الکلام، بیت المال، ابن الوقت، الہلال، عین الیقین

ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی

ان حروف کو 'حروفِ قمری' کہتے ہیں۔

باقی چودہ حروف ایسے ہیں جن سے بننے والے لفظوں میں پہلے 'ال' آئے تو 'ال' کو ادا نہیں کیا جاتا۔ اوپر کی مثالوں میں عبدالرشید/ لسان الصدق/ توبۃ النصوح، ان لفظوں کو 'عبدُر رشید/ لسانُص صدق/ توبتُن نصوح' ادا کرتے ہیں۔

دوسری مثالیں: دار الترجمہ/ تحت الثّریٰ/ نور الدّین/ اوّل الذّکر/ خلیق الزّماں/ نور السّحر / عین الشّمس/ لسان الصّدق/ شمس الضّحیٰ / جبل الطّارق / صلوٰۃ الظّہر / عبد اللّطیف / توبۃ النصوح۔

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔

ان حروف کو حروفِ شمسی کہتے ہیں۔

درج ذیل لفظوں کو حروفِ قمری اور شمسی کے اعتبار سے الگ کیجیے:

بالکل، بدر الدجیٰ، ذی القعدہ، ثانی الذکر، حتی الامکان، بالترتیب۔